﴿کیا سانحہ کربلا کا تذکرہ نہیں کرنا چاہیے؟﴾

واقعاتِ شہادت سے چونکہ ظلمِ یزید عیاں ہو جاتا ہے۔ عوام میں یزیدیوں کے پیرو مرشد "یزید" کے خلاف نفرت انگیز جذبات بیدار ہوتے ہیں۔ جو کہ حامیانِ یزید کو کسی بھی صورت گوارا نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جو علمائے کرام شہادتِ حسین علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہیں۔ انھیں انواع و اقسام کے حیلوں، بہانوں اور مکر و فریب سے روکنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں سانحہ کربلا کا تذکرہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس سے غم تازہ ہوتا ہے۔ تجدیدِ غم اسلام میں جائز نہیں وغیرہ وغیرہ۔

قارئین کرام:

ناصبیوں کا یہ اعتراض رائی برابر بھی وزن نہیں رکھتا۔ اس لیے کہ قرآن پاک میں بہت سی ایسی آیات ہیں۔ جو کہ غم

تازہ کر دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر سورہ یوسف کی یہ آیتِ مبارکہ

" وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم"

کیا حامیانِ یزید سورہ یوسف تلاوت نہ کرنے کا فتویٰ صادر فرمائیں گے؟ اور اس " واقعہ یوسف " کو اللہ تعالیٰ نے احسن القصص قرار دیا ہے۔

یاد رہے ! غم تازہ کرنے کے لیے کسی سانحہ کا تذکرہ کرنا اور بات ہے۔ جبکہ وعظ و نصیحت کی غرض سے کوئی غم انگیز واقعہ سنتے ہوئے غم زدہ ہو جانا اور امر ہے۔ معتبر ائمہ تاریخ و مسلمہ محدثین اپنی کتب میں واقعہ کربلا تحریر کرتے ہیں۔ مثلا

- حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے البدایہ والنھایہ جلد 8 ص 217 سے لیکر صفحہ 286 تک کافی تفصیل کے ساتھ واقعہ کربلا بیان کیا ہے۔

- امام المورخین والمفسرین علامہ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الملوک والامم جلد 5 ص 40 سے لیکر صفحہ 470 تک سانحہ کربلا کی تفصیلات ذکر کی ہیں۔
- امام المحدثین ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے الاصابہ جلد اول صفحہ 369 تا 381 پر کربلا کا قصہ ذکر کیا۔ تہذیب التہذیب جلد 2 ص 95 سے لیکر صفحہ 102 تک کربلا سے متعلقہ گفتگو کی ہے۔
- حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء جلد 4 ص 152 سے لیکر صفحہ 163 تک شہادتِ امام حسین علیہ السلام سے متعلقہ روایات وآثار ذکر کیے ہیں۔
- علامہ ابنِ عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے الاستیعاب جلد اول صفحہ 217 تا 220 تک سیدنا حسین علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی شہادت کا تذکرہ کیا ہے۔

- امام ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے المنتظم جلد 5 ص 335 تا صفحہ 346 تک واقعہ کربلا کی تفصیلات ذکر کی ہیں۔

کیا ان سب اکابرین نے تجدید غم کر کے گناہ کا ارتکاب کیا ہے؟ کیا رافضیت کی آبیاری کی ہے؟

یاد رہے کہ شہادت امامِ حسین علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تذکرہ فرمایا ہے

اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادتِ حسین علیہ السلام کی پیش گوئی فرمائی ہے جس سے متعلقہ روایات کو ہم ایک الگ باب کے طور پر سپردِ قلم کیے دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

شہادتِ امامِ حسین کے بارے میں مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی

- نجی الحضرمی کا بیان ہے۔

عن نجي الحضرمي أنه سار مع علي رضي الله عنه وكان صاحب مطهرته فلما حاذى نينوى وهو منطلق إلى صفين فنادى علي: اصبر أبا عبد الله اصبر أبا عبد الله بشط الفرات. قلت: وما ذاك؟ قال: دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم وإذا عيناه تذرفان، قلت: يا نبي الله أغضبك أحد؟ ما شأن عينيك تفيضان؟ قال: "بل قام من عندي جبريل عليه السلام قبل فحدثني أن الحسين يقتل بشط الفرات". قال: فقال: "هل لك أن أشمك من تربته؟". قلت: نعم، قال: فمد يده فقبض قبضة من تراب فأعطانيها فلم أملك عيني أن فاضتا.

کہ میں حضرت علی ﷺ کے ساتھ سفر پہ تھا۔اور یہ حضرت علی ﷺ کو وضو کروایا کرتے تھے۔جب حضرت علی ﷺ نینوی کے قریب پہنچے۔ آپ صفین کی طرف جا رہے تھے۔ تو حضرت علی ﷺ بلند آواز سے کہنے لگے۔ اے ابو عبداللہ صبر سے کام لینا، اے ابو عبداللہ فرات کے کنارے صبر سے کام

لینا۔ میں نے کہا، یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ فرمایا! میں کسی دن نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں تھے۔ میں نے کہا، یا نبی اللہ آپ کو کسی نے ستایا ہے؟ آپ کی آنکھوں کی کیا کیفیت کہ آنسو بہائے جا رہی ہیں۔ فرمایا! ابھی میرے پاس سے جبرائیل اٹھ کر گئے ہیں۔ وہ مجھے بتا رہے تھے۔ کہ حسین کو فرات کے کنارے قتل کر دیا جائے گا۔ فرمایا! کہ جبریل نے مجھ سے یہ بھی کہا، کہ میں آپ کو حسین کی شہادت گاہ کی مٹی نہ دکھاؤں۔ میں نے کہا، دکھلاؤ تو جبریل نے ہاتھ پھیلایا۔ ایک مٹھی مٹی کی بھری اور مجھے دے دی۔

مسند البزار حدیث نمبر 884، مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 363، قال حسین سلیم اسد اسنادہ حسن، الاحکام الشرعیہ ج4 ص297، مسند احمد حدیث نمبر 648، مجمع الزوائد حدیث نمبر 15112، امام ہیثمی فرماتے ہیں رجالہ ثقہ ج9 ص200، السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر 1171

■ سیدہ عائشہ علیہا السلام یا سیدہ ام سلمہ علیہا السلام سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"لقد دخل على البيت ملك فلم يدخل علي قبلها قال: إن ابنك هذا حسين مقتول، وإن شئت أريتك من تربة الأرض التي يقتل بها". قال: فأخرج تربة حمراء.

میرے پاس گھر میں اب ایسا فرشتہ آیا تھا۔ جو کبھی بھی میرے پاس نہیں آیا۔ اس فرشتے نے کہا۔ کہ آپ کا یہ بیٹا حسین قتل کیا جائے گا۔ اگر آپ چاہیں۔ تو میں اس جگہ کی مٹی دکھلا دوں۔ جہاں اس نے قتل ہونا ہے۔ فرمایا! تھوڑی دیر بعد فرشتے نے سرخ مٹی نکال کر رکھ دی۔

(رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.15116)-

سیدہ ام سلمہ علیہاالسلام فرماتی ہیں۔

"كان رسول الله ﷺجالساً ذات يوم في بيتي قال: "لا يدخل علي أحد". فانتظرت فدخل الحسين، فسمعت نشيج رسول الله ﷺ يبكي، فاطلعت فإذا حسين في حجره والنبيﷺ يمسح جبينه وهو يبكي، فقلت: والله ما علمت حين دخل، فقال:

"إن جبريل عليه السلام كان معنا في البيت فقال: أفتحبه؟ قلت: أما في الدنيا فنعم، قال: إن أمتك ستقتل هذا بأرض يقال لها: كربلاء، فتناول جبريل من تربتها". فأراها النبي ﷺ فلما أحيط بحسين حين قتل قال: ما اسم هذه الأرض؟ قالوا: كربلاء، فقال: صدق الله ورسوله، كرب وبلاء"

کہ رسول اللہ ﷺ کسی دن میرے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔فرمایا! میرے پاس کمرے میں کسی کو نہ آنے دینا۔ میں دیکھنے لگی، حسین داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد میں نے آپ ﷺ کے رونے کی آواز سنی۔ میں نے جھانکا، تو دیکھا کہ حسین آپ ﷺ کی گود میں ہیں۔ نبی ﷺ حسین کی پیشانی پر ہاتھ پھیر رہے ہیں اور روئے جارہے ہیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم مجھے معلوم ہی نہ ہو سکا۔ جس وقت یہ داخل ہوا۔ تو فرمایا! جبریل ہمارے ساتھ اس کمرے میں تھے۔ اس نے پوچھا۔ کیا آپ اس بچے سے محبت رکھتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ کہا بے شک

آپ کی امت اسے ایک ایسی سرزمین پر قتل کر ڈالے گی۔ جس کا نام کربلا ہو گا۔ جبریل نے اس جگہ کی مٹی لی اور نبی ﷺ کو دکھلائی۔ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا گیا۔ پوچھا یہ کون سی جگہ ہے؟ اس جگہ کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، کربلا فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا یہ کرب اور بلا ہے۔

(المعجم الکبیر حدیث نمبر 2750، معرفۃ الصحابہ حدیث نمبر 227، مجمع الزوائد ج9 ص 120 حدیث نمبر 5116، علامہ ہیثمی فرماتے ہیں رجالہ ثقات)

تنبیہ:۔

ناصبی مصنفین سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کے لیے سیدہ امِ سلمہ علیہا السلام کی درج بالا روایت بیان کر کے کہا کرتے ہیں۔ کہ سیدہ امِ سلمہ علیہا السلام کے نزدیک قاتل صرف اہلِ عراق ہیں۔ یزید اور اہلِ شام نہیں۔

یاد رہے یہ ان لوگوں کی بدترین خباثت ہے۔ مذکورہ روایت سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے۔ کہ بعض اہلِ عراق بھی قتل

میں شریک ہیں۔ نا کہ اہلِ شام بالکل بری ہیں۔ اگر یہ جلے بھنے ناصبی اسی بات پر مصر ہیں توان ناصبیوں سے سوال ہے۔اگر کہیں قتل ہو جائے۔ قتل میں زید، بکر، عمرو شریک ہوں کوئی شخص زید کو مخاطب کر کے کہے تجھ پر اللہ کی لعنت ہو تو نے ناحق خون بہایا ہے۔کیا زید کو قاتل کہنے سے بکر اور عمرو بری ہو گئے؟؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

"ليقتلن الحسين، وإني لأعرف التربة التي يقتل فيها قريباً من النهرين"

حسین کو ضرور بالضرور قتل کیا جائے گا۔میں اس مٹی کو بھی پہچانتا ہوں۔جس پر انہیں قتل کیا جائے گا۔

(مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 37365،۔مجمع الزوائد حدیث نمبر 10124،علامہ ہیثمی فرماتے ہیں رجالہ ثقات، مصنف ابنِ ابی شیبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ليقتلن الحسين ظلما: حدیث نمبر 31333)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔

"كنت مع علي رضي الله عنه بنهر كربلاء فمر بشجرة تحتها بعر غزلان، فأخذ منه قبضة فشمها ثم قال: يحشر من هذا الظهر سبعون ألفاً يدخلون الجنة بغير حساب"

میں حضرت علی ﵁ کے ساتھ نہرِ کربلا کے پاس تھا۔ آپ ﵁ ایک درخت کے پاس سے گزرے۔ جس کے نیچے ہرنیوں کی میگنیاں پڑی ہوئی تھیں۔ آپ نے مٹھی میں مٹی بھری، اسے سونگھا۔ پھر فرمایا۔ اس جگہ سے ستر ہزار افراد اٹھائے جائیں گے۔ جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

(المعجم الکبیر حدیث نمبر 2756، مصنف ابنِ شیبہ حدیث نمبر 38523، مجمع الزوائد حدیث نمبر 15126، رجالہ ثقات)

حضرت انس بن مالک ﵁ فرماتے ہیں۔

"استأذن ملك القطر ربه أن يزور النبي صلى الله عليه وسلم فأذن له وكان في يوم أم سلمة فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا أم سلمة احفظي علينا الباب لايدخل علينأحد. (فبينا) هي على الباب إذ جاء الحسين بن علي فاقتحم ففتح الباب

فدخل فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يلتزمه ويقبله فقال الملك: أتحبه؟ قال: نعم. قال: إن أمتك ستقتله إن شئت أريتك المكان الذي تقتله فيه. قال: نعم قال: فقبض قبضة من المكان الذي قتل (فيه) فأراه فجاء بسهلة أو تراب أحمر فأخذته أم سلمة فجعلته في ثوبها. قال ثابت: فكنا نقول أنها كربلاء"

حضرت انس بن مالک ﷺ کا بیان ہے۔ نظامِ بارش پر مامور فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے نبی ﷺ کی زیارت کی اجازت مانگی۔ اسے اجازت دے دی گئی۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا۔ اور اُس دن آپ ﷺ سیدہ اِمِ سلمہ علیہا السلام کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اِمِ سلمہ دروازے کا خیال رکھنا ، کمرے میں کوئی بھی داخل نہ ہونے پائے۔ اس دوران سیدہ اِمِ سلمہ دروازے پر تھیں۔ حسین آئے اور کمرے میں داخل ہوگئے۔

نبی ﷺ اسے اپنے جسم سے چمٹانے لگے اور چومنے لگے۔ فرشتے نے پوچھا، آپ اس سے محبت رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں۔ کہا! بے شک آپ کی امت اسے قتل کر دے گی۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں اس نے قتل ہونا ہے۔ آپ نے فرمایا، دکھاؤ۔ کہا فرشتے نے اس جگہ سے ایک مٹھی مٹی کی لی اور آپ ﷺ کو دکھلائی۔ وہ سرخ مٹی تھی۔ ام سلمہ علیہا السلام نے وہ مٹی لے لی۔ اور اپنے کپڑے میں رکھ لی۔ ثابت نے کہا، ہم کہا کرتے تھے یہ کربلا کی مٹی ہے۔

(المعجم الکبیر حدیث نمبر 2745، موارد الظمان حدیث نمبر 2241،
صحیح ابنِ حبان حدیث نمبر 6742، اتحاف الخیرۃ المھرۃ حدیث نمبر 1757،
مسند ابی یعلی حدیث نمبر 3402، قال حسین سلیم اسد اسنادہ حسن،
مجمع الزوائد حدیث نمبر 15121، علامہ ہیثمی فرماتے ہیں اسنادہ حسن)

تعجب ہے ان ناصبیوں پر جو خود کو بڑا متبع سنت ٹھہراتے ہوئے مخلوقِ خدا پر تارکِ سنت ہونے کے آتشیں گولے داغتے رہتے ہیں۔ اور تجدید غم کا بہانہ تراشتے ہوئے ایسے

عمل سے روکتے ہیں جو کہ نبی کریم ﷺ سے بسندِ صحیح ثابت ہے۔